بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

یوم پنجشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱½ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ٹیلیفون کی لائن کی خرابی کی وجہ سے لاہور سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ہمراہ لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج خدا تعالےٰ کے فضل سے تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کی تعداد

جلد ۲۳ | ۲۴ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۵ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ھ | ۲۴ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷۴

گئو کشی اور سیٹھ ڈالمیا کی دھمکیاں

پرتاپ کی خبر کے مطابق سیٹھ رام کرشن ڈالمیا نے عہد کیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں گئو کشی کو قانوناً بند کرانے کے لئے اپنی جان تک لڑا دینگے۔ اور اگر ایک سال تک ایسا نہ ہوا۔ تو وہ بھوک ہڑتال کر کے اپنے آپ کو ہلاک کر دینگے اور اگر پھر بھی وہ اپنے اس مشن میں کامیاب نہ ہوئے اور مر گئے تو ان کے خاندان کے افراد یکے بعد دیگرے اسی طرح جان دیتے چلے جائینگے۔ یہاں تک کہ ان کے خاندان کا ایک فرد بھی باقی نہیں رہے گا۔

ہم سیٹھ ڈالمیا جی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ایسا قدم اٹھانے کے لئے پہلے آپ گاندھی جی کے اس بیان پر ضرور غور و خوض کر لیں۔ جو انہوں نے اپنی ایک حالیہ پرارتھنائی تقریر میں گئو کشی کے مسئلہ پر دیا ہے۔ کہ

"مجھے گئو کشی کو قانوناً ممنوع قرار دیئے جانے کے متعلق ہندوؤں کی بیشمار تاریں آئی ہیں"۔ آپ نے کہا اگرچہ میں ہمیشہ گائے کا پجاری رہا ہوں۔ مگر کوئی وجہ نہیں کہ چونکہ گئو کشی ہندو مت کے خلاف ہے۔ اسے قانوناً ممنوع قرار دینے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے۔ زیادہ رنجیدہ بات یہ ہے کہ تاریں بھیجنے والے ہندو عوام کی وکالت کر رہے ہیں۔ حالانکہ اگرچہ ہندو خود گئو کشی نہیں کرتے مگر ان کا گائے کے ساتھ سلوک نہایت بے رحمانہ ہے۔ ہندو گائے کو اور عموماً مویشیوں کو بھوکوں مار دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ قانون کا یہ کام نہیں ہے کہ ان کی بجائے وہ ان کے مذہب کی حفاظت کرے"...

اس حق گوئی کے لئے گاندھی جی کی داد نہ دینا سخت بے انصافی ہوگی۔ جو لوگ دوسروں کو اپنے مذہبی جذبات کی پابندی پر زور دیتے ہیں۔ ان کو کسی طرح انصاف پسند نہیں کہا جا سکتا۔ ایک چیز اگر میرے مذہب میں ممنوع ہے۔ اور دوسرے میں جائز تو مجھے یہ حق کس طرح پہنچتا ہے۔ کہ جو اس کو جائز سمجھتا ہے۔ اس کو بھی قانوناً یا کسی اور طرح مجبور کر دیا جائے کہ وہ بھی اس کو ممنوع قرار دے۔ یہ دوسروں کے مذہب میں بیجا دخل اندازی نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ اسلام نے کیا اعلےٰ اصول دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین لکم دینکم ولی دین۔ یعنی مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ تمہارے لئے تمہارا مذہب اور میرے لئے میرا مذہب۔ انگریزوں نے اپنے دو سو سالہ عہد حکومت میں بڑی حد تک اسلام کے اس سنہری اصول پر عمل کیا۔ اور ہمارے خیال میں یہاں امن قائم کرنے میں اس چیز کو بڑا دخل رہا ہے۔ اب بھی ہندوستانی اور پاکستانی حکومتیں اگر ملک میں امن قائم رکھنا چاہتی ہیں۔ تو ان کو اپنا پہلا ماٹو اسلام کے اسی اصول کو بنانا پڑیگا ہندوستان ایک ایسا براعظم ہے جس میں تقریباً تمام مذاہب کے ماننے والے کم و بیش تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اور سارے براعظم میں بٹے چلے رہتے ہیں۔ اس لئے دوسرے ممالک کی نسبت یہاں اور بھی اس بات کی زیادہ ضرورت ہے۔ کہ ہر مذہب والا اپنے اپنے مخصوص جذبات کو اپنی ذات یا اپنے ہم مذہبوں تک ہی محدود رکھے۔ اور جبراً یا قانوناً ان کو دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کرے۔ تب تو یہاں ایک امن کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر سیٹھ رام کرشن ڈالمیا کی طرح ہر ایک نے دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ تو نتیجہ بہت بُرا نکلے گا۔ اور ذرا ذرا سی بات پر بدامنی کا بھوت ملک کو ناقابل برداشت مصائب سے دوچار کر دیا کرے گا۔ جو سمجھتا ہے کہ گئو کشی بُری ہے۔ اس کو گئو کشی پر کون مجبور کرتا ہے۔ وہ نہ کرے۔ اور کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جو کسی سے اپنی ذات کے علاوہ دوسروں کو بھی کسی امر میں مجبور کرنے کی ہدایت کرتا ہو۔ یہ اور بات ہے۔ کہ وہ پُرامن طریقوں سے دوسروں کو اس کی برائیاں سمجھائے۔ اس میں کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ ہم سیٹھ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنا اور اپنے وارثوں کی جان و مال بے فائدہ ضائع کرنے کی کوشش نہ فرمائیں۔ بلکہ ان کو کسی کار خیر میں لگائیں۔ ہاں اگر ان کو گائے ایسی ہی پیاری ہے۔ تو وہ اپنا جان و مال اس کی نسل کی پرورش میں لگا سکتے ہیں۔ بلکہ ان کو جائز ہے۔ کہ وہ گئو کشی کے خلاف علمی اور عقلی اور پُرامن طریقوں سے تبلیغ بھی کریں۔ اگر آپ کی باتیں معقول ہونگی۔ تو لوگ زیادہ سے زیادہ ان کے ہم خیال ہوتے جائیں گے۔ اور گئو کشی خود بخود ناپید ہو جائے گی۔ لیکن یہ کیا کہ آپ اپنے خیالات قانون کی شمشیر کے ذریعہ دوسروں پر جبراً ٹھونسنے کے لئے خواہ مخواہ ملک کی فضا خراب کرنے کی دھمکیاں دیں۔

دیکھئے اسلام نے ایسے فتنہ و فساد کے تدارک کے لئے کیا سنہری اصول دنیا کو دیا ہے یعنی "دین میں کوئی جبر نہیں"

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر قادیان سے شائع کیا۔

جینی دھرم کے اصول "اہنسا پرمو دھرما" کے ہرگز وہ معنی نہیں۔ جو آپ نے سمجھے ہوئے ہیں۔ اس کے بھی قریب قریب وہی معنی ہیں۔ جو "لا اکراہ فی الدین" کے ہیں۔ صرف اپنے وقت اور مقامی حالات کے لحاظ سے صورت بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔ یقیناً انسان کی ہنسا سب ہنساؤں سے زیادہ مہیب ہے۔ اپنے مذہبی جذبات کے لئے دوسروں کو دکھ دینا، قانون بنانا اور قانون کے ذریعہ سزا دلوانا یقیناً دوسرے انسانوں کو جو اس کو نہیں مانتے دکھ دینا ہی ہے) "اہنسا پرمو دھرما" کے اصول کے سخت خلاف ہے۔ جن ہندو ریاستوں میں ایک بچھڑے کے لئے انسان کو پھانسی دے دیا جاتا ہے یا سات سات سال تک قید کر دیا جاتا ہے۔ وہ اس اصول کے مطابق مہاپاپ کا ارتکاب کر رہی ہیں۔ ان کو بھی جلد از جلد اس سے تائب ہو جانا چاہیئے۔

بعض ہندوؤں نے گئوکشی کی ممانعت کے قانون کی تائید میں بعض مسلمان بادشاہوں کی نظیر دی ہے۔ اول تو یہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ کسی بادشاہ نے کوئی غلطی کی۔ تو اسکی پیروی کی جائے۔ دوسرے مسلمان بادشاہ خود مختار بادشاہ تھے۔ وہ جو چاہتے تھے۔ اپنی پالیسی کے ماتحت ہندوؤں کو خوش رکھنے کے لئے کرتے تھے۔ اور دوسرے لوگوں کے جذبات کی پروا نہیں کرتے تھے۔ مگر اب عوام کا زمانہ ہے۔ اور دوسرے لوگوں کے جذبات کو کسی خاص فریق کے لئے خواہ وہ کتنا ہی صاحب رسوخ کیوں نہ ہو۔ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اب منصفانہ اصول پر ہی چلنا پڑے گا۔ اور وہ یہی ہے کہ

"مذہب میں کوئی جبر نہیں"۔

اگر کسی مسلمان بادشاہ نے گئوکشی کی سزا پھانسی رکھی ہوئی تھی۔ تو یہ انصاف نہیں تھا۔ بلکہ دوسروں پر ناحق جبر تھا۔ اور کوئی بات جو صریحاً ناحق ہو۔ اس کو بطور نظیر پیش کرنا واجب نہیں۔ اب ملک کا مفاد اسی میں ہے کہ ہر ایک کو اپنے مذہبی حقوق میں آزادی ہو۔

عجیب استدلال

[illegible] مرغ سے پوچھا۔ "کہ تم اڑتے کیوں نہیں؟" جواب دیا کہ "میں تو شتر ہوں"۔ اس پر پوچھا گیا۔ کہ "اچھا اگر تم شتر ہو تو پھر بوجھ کیوں نہیں اٹھاتے؟" جواب ملا۔ کہ "میں تو مرغ ہوں"۔

سردار کرتار سنگھ صاحب صدر شرومنی اکالی دل اور ممبر پاکستان کانسٹی چیوئنٹ اسمبلی نے بروز ہفتہ اپنے ایک انٹرویو میں بیان دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

"یہ بالکل غلط ہے اور واقعات کے خلاف ہے۔ کہ سکھوں نے ۳ رجون والی پلان کو بلاکم و کاست منظور کر لیا ہے۔ سکھوں نے ہرگز پلان کو اس طور منظور نہیں کیا۔......

حدبندی کمیشن نے ۳ رجون والی پلان کے مطابق کام شروع کر دیا ہے۔ اسے متضاد دعاوی سے واسطہ پڑیگا۔ یقیناً وہ ان آبادکاریوں اور رقبوں کو نظر انداز نہیں کر سکتی جو سکھوں کے پسینہ اور محنت سے آباد کئے گئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ"۔

اگر کوئی پوچھے کہ سردار جی جب سکھوں نے ۳ رجون والی پلان کو بلاکم و کاست منظور نہیں کیا۔ تو آپ اس میں حصہ ہی کیوں لیتے ہیں۔ کیوں اس کا بائیکاٹ نہیں کر دیتے۔ تو مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں آپ کا جواب ہوگا۔ "کیونکہ لارڈ مونٹ بیٹن نے سکھوں کو اپنا کیس علیحدہ پیش کرنے کا اختیار دیا ہے"

لیکن اگر آپ سے سوال کیا جائے۔ کہ آپ لارڈ مونٹ بیٹن صاحب کی ۳ رجون والی پلان کی شرائط کے مطابق حدود کا تعین کیوں منظور نہیں کرتے۔ تو آپ جواب دینگے۔ کہ ہم نے ۳ رجون والی پلان کو منظور ہی کب کیا ہے"۔

پھر اگر آپ سے پوچھا جائے۔ کہ آپ تو سکھ ہیں۔ مشرقی پنجاب کو مغربی پنجاب سے علیحدہ کس بناء پر کراتے ہیں۔ تو آپ فرمائینگے۔ کہ مشرقی بنگال میں غیر مسلموں کی اکثریت ہے۔ اور سکھ غیر مسلموں میں شامل ہیں۔ لیکن اگر آپ سے پوچھا جائے۔ کہ آپ حدبندی میں ایسے علاقوں کا کیوں مطالبہ کرتے ہیں۔ جن میں غیر مسلموں کی اکثریت نہیں۔ تو آپ فرمائینگے کہ ہم تو سکھ ہیں۔ سکھوں کو دو حصوں میں تقسیم نہیں ہونے دیں گے"۔ معلوم نہیں سکھ دوستوں کی منطق عام منطق سے کیوں علیحدہ ہوتی ہے۔ اور انہیں چیری اور دودو لینے کا حق کس طرح حاصل ہو گیا ہے۔

ہمارا پیارا امام

(از جناب چودھری عبدالواحد صاحب مینیجر "الفضل")

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کی وفات کے دوسرے روز مورخہ ۱۹ رجولائی ۱۹۴۷ء کو ہمارے محبوب امام سیدنا محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نماز جنازہ پڑھانے کے بعد ایک آم کے درخت کے نیچے کھڑے تھے۔ اور احباب جماعت پروانوں کی طرح حضور کے گرد جمع تھے یکایک حضور نے تکان یا کمزوری محسوس کرتے ہوئے بیٹھنا چاہا۔ اپنا چھوٹا سا رومال جیب سے نکالا۔ اور اس پر بیٹھ گئے۔ یہ رومال اتنا چھوٹا تھا۔ کہ بیٹھنے کے دوران میں کپڑوں کو مٹی سے محفوظ رکھنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن تھا چنانچہ حضور کے کپڑے زمین سے مس کر رہے تھے۔ اس وقت میرے دل میں یہ زبردست خواہش پیدا ہوئی۔ کہ میں اپنی پگڑی اتار کر حضور کے نیچے بچھا دوں۔ مگر موقعہ کی نزاکت کے پیش نظر میں نے بمشکل اپنے آپ کو روکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اور بھی بہت سے احباب کے ایسے ہی جذبات ہوں گے۔ اور ان کی یہ خواہش ہوگی۔ کہ ان کا پیارا امام ننگی زمین پر بیٹھنے کی بجائے ان کے کپڑے پر بیٹھ کر انہیں برکت بخشے۔ اور وہ بھی موقعہ کی نزاکت کے احساس اور حد ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے جذبات کو دبائے ہوئے تھے۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ گاؤں کے معمولی چودھری بھی اگر بیٹھنے لگیں۔ تو گرد و پیش نظر ڈال کر کپڑے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور ان کے خوش آمدیوں اور نوکروں میں ہل چل مچ جاتی ہے۔ مگر غور کا مقام ہے کہ لاکھوں کی جماعت کا محبوب امام جس کے لئے سب احباب جماعت دیدہ و دل کو فرش راہ بنانے کے لئے تیار ہیں۔ بیٹھنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ تو بغیر ادھر ادھر نظر اٹھائے جیب سے معمولی رومال نکال کر زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ اس کے کپڑوں کو مٹی لگ رہی ہے۔ ہمارے امام پر دنیوی تکلفات کا الزام لگانے والے اپنے گریبان میں منہ ڈالیں۔ اور اس واقعہ سے سبق حاصل کریں۔

(۲) مورخہ ۱۲ رجون کو محمد الدین صاحب حجام کی اہلیہ صاحبہ کا جنازہ پڑھانے کے بعد حضور نے محمد الدین صاحب سے پوچھا کہ ان کے کتنے لڑکے ہیں۔ محمد الدین صاحب نے اپنے لڑکے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ ان میں سے کوئی پڑھتا بھی ہے۔ محمد الدین صاحب نے دو لڑکوں کے متعلق بتایا کہ وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اپنے خدام اور ان کی اولادوں کی ترقی اور تعلیم و تربیت کا کس قدر خیال ہے۔ حضور کی یہ نوازش

چندہ جلسہ سالانہ کی فوری ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ میں گو ابھی کچھ دیر ہے۔ لیکن آج کل کے حالات کے مدنظر از بس ضروری معلوم دیتا ہے۔ کہ ضروری اشیاء جس قدر جلد مہیا کر لی جائیں۔ بہتر ہے۔ لیکن اشیاء ضروریہ کی خرید کے لئے کثیر رقم کی ضرورت ہے۔ اور اس کے مقابل اس وقت جلسہ سالانہ کے چندہ کی وصولی کی رفتار نہایت دھیمی ہے۔ اگر وصولی کی یہی رفتار رہی۔ تو خدشہ ہے۔ کہ انتظامات میں کافی مشکلات پیش آجائیں۔ اس لئے احباب جماعت و عہدیداران مال مقامی سے درخواست ہے۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ ابھی سے ایسا انتظام فرما دیں۔ کہ ہر ماہ جلسہ سالانہ کے چندہ کی کچھ نہ کچھ رقم ہر فرد سے وصول کر کے مرکز کو بھجوائیں۔ اس طرح یکمشت ادائیگی میں جو دقت ہے۔ وہ نہ ہوگی۔ اور انتظامات بھی بآسانی مکمل ہو جائیں گے۔ (نظارت بیت المال)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

آج سے ۴۵ سال قبل کا غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم کے نام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے غیر مطبوعہ قلمی خطوط وقتاً فوقتاً الفضل میں شائع کروا چکا ہوں۔ اسی سلسلہ میں آج ایک اور مکتوب بھی شائع کیا جاتا ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے ۱۹۰۲ء میں حضرت خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم کے نام رقم فرمایا تھا۔ انشاء اللہ آئندہ اور بھی اسی طرح کے نادر و نایاب غیر مطبوعہ مکتوبات ہدیۂ احباب کئے جائیں گے۔ خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی

محبی عزیزی اخویم سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

عنائت نامہ ملا بدریافت خیر و عافیت خوشی ہوئی الحمد للہ علیٰ ذالک میری یہ بیماری دراصل دل کی معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک دفعہ دوران خون کی حرکت کم ہو جاتی ہے۔ اور نبض دل کی حرکت کم ہو جاتی ہے۔ اور ٹھنڈا ہونا دل کا شروع ہوتا ہے ساتھ ہی ساتھ پیر برف کی طرح ہو جاتے ہیں۔ دماغ میں غشی لانے والی لہریں محسوس ہوتی ہیں۔ میں خیال نہیں کرتا۔ کہ یہ بیماری کافور کی وجہ سے ہے کیونکہ جس کافور کو میں استعمال کرتا ہوں۔ اس میں عنبر ملا ہوا ہوتا ہے۔ جو دل کا مقوی ہے اور ساتھ ہی جائفل بھی ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی مشک بھی استعمال کرتا ہوں۔ یہ تمام چیزیں مقوی دل ہیں۔ بلکہ یہ بیماری عرصہ تیس برس سے لاحق ہے۔ کمزوری اور ضعف سے یا کسی اور بیماری سے بڑھ جاتی ہے۔ چونکہ آج تک میں نے پچیس روزے رکھے ہیں۔ بہت ہی کم غذا کھائی۔ دس دن میں شائد اس قدر غذا کھائی جو تندرست انسان ایک دن میں یا علاوہ دن میں کھا سکتا ہے۔ اس لئے اس بیماری نے جلد جلد دورہ شروع کیا۔ اب بھی یہی حالت ہے۔ آج ناچار ہو کر ۲۶ تاریخ رمضان کو میں نے روزہ نہیں رکھا۔ بھوک تو کچھ بھی نہیں۔ یہ حالت ہے۔ امید کہ آپ اپنے حالات خیریت آیات سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں گے۔ میری زندگی تو محض خدا کے فضل سے ہے۔ میرے دونوں حصے بدن کے بیمار ہیں دن میں پندرہ پندرہ مرتبہ اور کبھی چالیس چالیس دفعہ پیشاب آتا ہے۔ سخت ضعف ہو جاتا ہے یہ نیچے کے دھڑ کی حالت ہے۔ اور اوپر کے حصہ میں دل جو اشرف الاعضا ہے بیمار ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہی دو چادریں زرد رنگ کی ہیں۔ جو مسیح موعود کی ذاتی نشانی ہے۔ انہی دو چادروں کی وجہ سے ضرور تھا۔ کہ مسیح کا ہاتھ دنیا میں اترتے وقت دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہوتا۔ تا اس کی ہر دو بیماریوں کا محض خدا کا فضل علاج کرتا رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا غلام احمد عفی عنہ

"آگ کی لڑائی"

صیغہ نشر و اشاعت نے ایک ٹریکٹ بعنوان "آگ کی لڑائی" شائع کیا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس رویا کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو فسادات پنجاب کے متعلق ہے۔ احباب دفتر ہذا سے منگوا کر تقسیم کریں۔ انچارج صیغہ نشر و اشاعت قادیان

ناواجب اور خطرناک پروپیگنڈا

از جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب کنڑی سندھ

کانگرس مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچانے کے لئے مختلف ذرائع سے کام لیتی رہی ہے۔ اور ان میں سب سے خطرناک یہ طریق ہے۔ کہ بعض مسلمانوں کو ہاتھ میں لے کر انہی کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر دیا جاتا ہے "نیشنلسٹ مسلمان" اسی خدمت پر مامور تھے۔ اب اس میں ناکام ہو کر کانگرس نے پینترا بدلا ہے اور وہ لوگ جو گزشتہ انتخابات میں مسلم لیگ کے ناکام حریف تھے۔ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے ایسے لوگ کمیونسٹوں کے لباس میں ہاری زمیندار۔ پنجابی سندھی اور قادیانی غیر قادیانی کا سوال اٹھا کر کھڑے ہوئے ہیں۔ جن کا مقصد ہاری سے ہمدردی نہیں بلکہ مسلمانوں کے اتحاد کو غیروں کی خاطر نقصان پہنچانا ہے۔

ہم کسی کی حق تلفی کو پسند نہیں کرتے خواہ وہ ہاری ہو۔ مزدور ہو یا کوئی اور آئینی طور پر یہ لوگ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جو بھی جائز کوشش کریں۔ ہمیں بھی اس سے ہمدردی ہے لیکن یہ طریق نہائت ناپسندیدہ ہے کہ ایک بات کو بہانہ بنا کر غلط پروپیگنڈا جھوٹ اور فساد انگیزی کے طریقوں سے ملک کے امن کو برباد کیا جائے۔ ہاری تحریک ابھی تھوڑے عرصہ سے شروع کی گئی ہے۔ اور اس تھوڑے سے عرصہ میں اخباروں۔ جلسوں۔ اشتہاروں اور تقریروں کے ذریعہ خطرناک غلط بیانیوں کو فروغ دے کر زمیندار اور مزارع کے تعلقات کو خراب کرنے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا جا رہا ہے۔ اخبارات میں ایسے سرو پا مضمون نکل رہے ہیں۔ "ہاری حقدار" اور "زمیندار برباد" اس تحریک کا نصب العین ہے۔

سراسر غلط طور پر محمد آباد اسٹیٹ سندھ کے متعلق ایک سندھی اخبار نے قریباً ایک ماہ پیشتر ہی لکھا تھا۔ کہ ہاری جب حساب پوچھنے آئے۔ تو اسے کمرہ میں بند کر کے مارا جاتا ہے۔ اور کہ بعض ہاریوں کو پولیس سے زدوکوب کرایا گیا۔ اور کہ ہاری کا غلہ زبردستی اٹھا لیا گیا وغیرہ۔ اس قسم کی شرارت آمیز غلط بیانیاں ہیں۔ جن سے اس تحریک کے بانیوں کی بدنیتی ظاہر ہے۔ عملی طور پر ایسے واقعات بھی ریکارڈ پر آ چکے ہیں۔ کہ ہاریوں سے زبردستی زمیندارہ حصہ بھی اٹھوا دیا گیا۔

اسلام ذات پات اور قومیت و وطنیت کے جھگڑوں سے پاک ہے اسلام میں سندھی پنجابی دو نہیں کل مومن اخوۃ لیکن کانگرس نے سندھ میں ہندو مسلم کی بجائے سندھی پنجابی کا سوال پیدا کیا۔ اور کم فہم یا صاحب غرض لوگوں نے اسے اٹھایا۔ مذہبی رنگ دینے کے لئے قادیانی غیر قادیانی کا مسئلہ بھی تراش لیا گیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ اس تحریک کے بانیوں کو سچ اور انصاف سے غرض نہیں بلکہ یہ لوگ پروپیگنڈا کی خاطر ہر معاملہ کو اسی میدان میں گھسیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کی یہ کوششیں مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے ایٹم بم سے کم نہیں۔

گزشتہ دنوں میں بدقسمتی سے محمد آباد میں ایک ناگوار حادثہ پیش آیا۔ جس میں زمیندار اور ہاری ہر دو فریق کے لوگوں کو ضربیں آئیں۔ اور ایک عورت کی موت بھی واقع ہو گئی۔ چنانچہ دونوں فریق کے مضروب ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ یہ حادثہ کن حالات میں ہوا۔ اور کون اس کے لئے ذمہ وار ہے۔ یہ وہ امور ہیں جو صرف عدالتی کارروائی سے ہی سامنے آئینگے۔ اس سے پہلے کوئی شخص اس حادثہ کی نوعیت اور د[illegible] کے متعلق

صحیح طور پر کچھ بھی بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن بعض اخبارات اسے سندھی پنجابی ہاری زمیندار اور قادیانی غیر قادیانی کا سوال بنا کر خطرناک پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اپنی نوعیت میں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ دنیا میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ قتل بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اس حادثہ کو حادثاتی حیثیت دینے کی بجائے اسے بطور پراپیگنڈا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو بات کمیونسٹ روس اب تک نہیں کر سکا۔ اسے صرف اسی ایک واقعہ سے کر لینا چاہتے ہیں۔ ورنہ متوفیہ کا ایک عورت ہونا ہی یہ سمجھنے کے لئے کافی تھا۔ کہ یہ واقعہ کسی پرخاش کے نتیجہ میں نہیں ہوا۔ ایسے اخبارات نے بغیر اس احتیاط کے کہ وہ کہیں توہین عدالت کے مرتکب تو نہیں ہو رہے۔ اس واقعہ کو ایسی رنگ آمیزی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کہ گویا ان کے بیانات کے بعد اب کسی خارجی ثبوت اور عدالتی کارروائی کی کوئی ضرورت ہی باقی نہیں رہ جاتی۔ ان کے بیانات میں ایک فریق بالکل بے قصور اور دوسرے فریق کا ہر فرد قصوروار قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ اسے یک طرفہ اور غیر ذمہ وارانہ اور سراسر غلط بیانوں کو شائع کرنے سے ذرا بھی نہیں جھجکتے۔ اس قسم کے بیانات سے بدمزگی بڑھتی ہے۔ اور پبلک میں غلط فہمی کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ ہر ہوشمند شخص بالخصوص اخباروں کے ایڈیٹروں کو اس قسم کے بیانات شائع کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

اخبار "قربانی" کے ایک تازہ پرچہ میں جماعت احمدیہ کے عقائد پر ناواجب اور خلاف واقعہ نکتہ چینی کرتے ہوئے ایڈیٹوریل میں اسے "دشمن رسول" قرار دیا گیا ہے۔ بھلا اس واقعہ سے اس کا کیا تعلق ہے خدا کی قدرت ہے۔ کہ جو لوگ مسلمانوں کے مفاد سے ہمیشہ دشمنی کرنے کے لئے بدنام ہیں۔ ان پر آج ایک ایسی جماعت کے متعلق جو مسلمانوں کے لئے ہر قسم کی قربانی کر رہی ہے۔ اور جس کی گذشتہ انتخابات میں بے لوث خدمات ابھی تازہ ہی ہیں یہ انکشاف ہوا ہے۔ کہ وہ دشمن رسول ہے۔ تعجب ہے۔ کہ انہیں قادیانیوں کی رسول دشمنی تو نظر آ گئی۔ لیکن مسلم مفاد سے اپنی غداری انہیں نظر نہیں آتی۔ یہ اور اسی قسم کے مضامین کسی سنجیدہ اور طبعی طرز کی پیداوار نہیں ہیں۔ اور نہ ہی ان کی کوئی حقیقی ضرورت تھی۔ ان کا مقصد صرف پراپیگنڈا کو تقویت دینا ہے۔ اور بس۔

سندھ کی آبادی کا بہت کم حصہ چھوڑ کر باقی ساری آبادی یا ہاری ہے یا زمیندار۔ اتنی بڑی آبادی کے خوشگوار تعلقات کو خراب کرنا ایک خطرناک جرم ہے۔ جس کی روک تھام کے لئے پبلک اور حکومت ہر دو مساوی طور پر ذمہ وار ہیں۔ افسوس ہے۔ بعض مسلمان اخبار بھی اس رو میں بہ گئے ہیں۔ اور انہوں نے صحافتی ذمہ واری اور فرائض اخبار نویسی کو محسوس نہیں کیا۔ حالانکہ اب جبکہ پاکستان قائم ہونے والا ہے۔ اخبارات کا پہلے سے بھی زیادہ فرض ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے اندر بدمزگی پیدا نہ ہونے دیں۔ اور ایک ہنگامی حادثہ کو اس قدر طول نہ دیں۔ جس سے علاوہ دیگر نقصانات کے مسلمانوں کی یکجہتی اور مخالفین کے خلاف متحدہ محاذ میں کوئی فرق آئے۔ سندھ کے مسلم ہوشیار!

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۳ جولائی کے صفحہ ۳ پر جو مضمون بہ عنوان "کیا آپ جانتے ہیں" چھپا ہے۔ اس میں سہو کاتب سے ایک فقرہ یوں چھپ گیا ہے۔ "علمائے ازہر یونیورسٹی حیات مسیح کے قائل ہو رہے ہیں" اصل فقرہ یوں پڑھا جائے۔ "علمائے ازہر یونیورسٹی وفات مسیح کے قائل ہو رہے ہیں"

درخواست دعا

چودھری بہاء الحق صاحب ایم۔ اے وکیل الصنعت والحرفت چار پانچ یوم سے بعارضہ بخار علیل ہیں۔ لہذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ چودھری صاحب کی بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(نائب وکیل صنعت و حرفت)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر

بزرگان سلسلہ کے تاثرات

(۳)

جناب مولوی محمد الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے جہاں قادیان کی پبلک ایک مہربان شفیق اور محسن معالج کی خدمات سے محروم ہو گئی ہے۔ وہاں سلسلہ میں ایک بلند پایہ رکن کی موت سے ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم و مغفور کی وفات سے پیدا شدہ خلا بھی ایسا ہے جس کو دوست ابھی تک بھول نہیں سکے۔ اور نہ معلوم کہ مادر گیتی ان جیسا وجود پھر کب پیدا کرے۔ اسی طرح حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی وفات کا خلا بھی بہت جلد پر ہوتا نظر نہیں آتا۔ وہ نہ صرف اپنے فن کے استاد و ماہر تھے۔ بلکہ فطرت انسانی کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ ہر طبیب کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسکو انسانی اعضاء کے باریک در باریک تعلقات کا گہرا علم ہو۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ساتھ فطرت انسانی کا صحیح فہم بھی میسر ہو۔ تو پھر یہ سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔ حضرت میر صاحب مرحوم ان فوق العادت ہستیوں میں سے تھے۔ جو پورے جسمانی و روحانی طبیب ہونے کے علاوہ سنن الٰہیہ سے واقف اور اور راز ہائے اعجاز و کرامت سے پوری طرح آشنا ہوتے ہیں۔ معلوم نہیں ان جیسا وجود پھر کتنی پشتوں کے بعد پیدا ہو۔ فی الحال تو ہم بے عدیل و بے مثال ہمدرد طبیب اور مشفق دوست سے محروم ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم مغفور کو اپنی رحمت کی خاص چادر میں لپیٹ لے۔ اور ان کے اور تمام راستبازوں کے طفیل ہمارا انجام بھی نیک کرے۔ آمین۔

جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب غفر اللہ لہ و نور مرقدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ اور محمد و احمد اور محمود مصلح موعود علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عاشق صادق تھے۔ آپ کو بوجہ قرابت و رشتہ داری کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حلیہ مبارک اور لباس و طعام اور آپ کی زندگی کے بعض مخصوص پہلوؤں کو بہ نظر عمیق مطالعہ کا شرف حاصل تھا۔ آپ سلسلہ کے درخشندہ ستارہ تھے۔ جو لوگوں کی رہنمائی کرتا اور آسمان احمدیت کے وسط میں نہایت آب و تاب سے چمکتا تھا۔ روحانی علوم میں آپ کو خاص دسترس حاصل تھی۔ قرآن مجید کے ساتھ عشق تھا۔ اس کی آیات میں تدبر کے عادی تھے۔ مشکل مقامات کو حل کرتے۔ اور نہایت آسان پیرایہ میں بیان کر کے اشکال دور فرماتے۔ آپ عالم باعمل تھے۔ تصوف میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ عالم بھی تھے۔ صوفی بھی تھے۔ زاہد بھی تھے۔ نہایت شیریں مقال۔ شیریں زبان۔ اور بامذاق دلپسند ہم جلیس تھے۔ عمدہ اور دلچسپ نثر لکھتے لطیف اور دل پسند شعر کہتے۔ آپ حد درجہ متواضع تھے۔ آپ کا دل اور سینہ کینہ بغض اور عداوت سے پاک و صاف تھا۔ آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان ظاہر ہوا۔ سنہ ۱۹۰۵ء کے زلزلہ پر جب موتیں دل گداز ہوگئیں حضرت میر صاحب مرحوم و مغفور کے متعلق لاہور سے اطلاع نہ ملی۔ اور حضرت ام المومنین اور آپ کی والدہ ماجدہ کو بہت فکر دامنگیر ہوئی۔ تو آپ نے نہایت توجہ سے آپ کے لئے دعا کی۔ جواب میں یہ الہام ہوا۔ "محمد اسماعیل اسسٹنٹ سرجن" یعنی آپ بخیریت ہیں۔ اور اسسٹنٹ سرجن بنیں گے۔ چنانچہ اسی سال میڈیکل کالج لاہور کے آخری امتحان میں تمام پنجاب میں اول نمبر پر پاس ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۸ء سے آپ سول سرجن ہو گئے۔ آپ نے اسسٹنٹ سرجن ہو کر مخلوق خدا کی جو خدمت کی۔ وہ قارئین کرام سے مخفی نہیں ہے۔ جب آپ چند روز کے لئے قادیان تشریف لایا کرتے۔ تو بیسیوں اور سینکڑوں بیمار آنکھوں کا یا دوسرے زخموں کا اپریشن کرانے کے لئے پہنچ جاتے تھے۔ آپ نے آنکھوں کے بیشمار اپریشن کئے۔ آپ صحیح معنوں میں خلق خدا کی خدمت کرنے والے

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداروں کا تقرر ۳۰ اپریل ۵۰ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ اس دوران میں اگر کوئی تغیر و تبدل ہو۔ تو اس کی اطلاع نظارت علیا کو دے کر منظوری حاصل کی جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

ننگل خورد

پریذیڈنٹ - میاں خیر الدین صاحب
وائس پریذیڈنٹ - چوہدری محمد طفیل صاحب
سیکرٹری مال و وصایا - علی محمد صاحب۔
" امور عامہ - عبد السلام صاحب
" تعلیم و تربیت بشیر احمد صاحب۔
" تبلیغ - محمد علی صاحب۔
امین - چوہدری چراغ الدین صاحب۔

ننگل باغباناں

پریذیڈنٹ - منشی محمد یعقوب صاحب
وائس پریذیڈنٹ - میاں مہر الدین صاحب۔
سیکرٹری مال - مولوی جلال الدین صاحب۔
" تبلیغ - مستری علم الدین صاحب۔
" تعلیم و تربیت - میاں اللہ دتہ صاحب۔
" امور عامہ }
" ضیافت } بابو عبد العزیز صاحب
آڈیٹر }

کنجاہ

پریذیڈنٹ - ملک برکت علی صاحب۔
وائس پریذیڈنٹ - منشی احمد الدین صاحب۔
جنرل سیکرٹری - مستری عبد الکریم صاحب
سیکرٹری تبلیغ - منشی عبد العزیز صاحب۔
" تعلیم و تربیت - مولوی عبد المغنی صاحب

بشنو پور

پریذیڈنٹ - اسد اللہ احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ و مال - محمد وزیر علی صاحب۔
" وصایا - رکن الدین صاحب۔

چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور

سیکرٹری تعلیم و تربیت - میاں محمد الدین صاحب
" تبلیغ - چوہدری برکت علی صاحب
" امور عامہ میاں محمد الدین صاحب
" مال " "
" وصایا " "
محاسب - چوہدری برکت علی صاحب
امین " " "
سیکرٹری ضیافت - چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار

سیالکوٹ

جنرل سیکرٹری - چوہدری نذیر احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ - بابو فضل الٰہی صاحب۔
" تعلیم و تربیت - بابو محمد الدین صاحب۔
" وصایا - مولوی الف دین صاحب۔
" امور عامہ - قاضی علی محمد صاحب -
" ضیافت - بھائی محمد عبد اللہ صاحب۔
امین - خواجہ محمد یعقوب صاحب۔
سیکرٹری مال - چوہدری اللہ دتہ صاحب۔

لودھراں

پریذیڈنٹ - چوہدری عطا محمد صاحب
سیکرٹری مال - ملک محمد موسیٰ صاحب۔
" تبلیغ - مولوی محمد سلیم صاحب

جالندھر شہر

پریذیڈنٹ - چوہدری محمد یامین صاحب ندیم بی اے
سیکرٹری مال - چوہدری محمد نواز خاں صاحب
" تعلیم و تربیت - خان رشید الدین صاحب۔
" امور عامہ - مرزا انوار الحق صاحب
" تبلیغ - صوفی عبد الرحیم صاحب۔
آڈیٹر - ماسٹر نور محمد صاحب۔

نونگ ضلع گجرات

سیکرٹری مال و تبلیغ - میاں اسمٰعیل صاحب۔

قلعہ صوبا سنگھ

پریذیڈنٹ چوہدری عبد اللہ صاحب
سیکرٹری مال - شیخ فتح محمد صاحب -
محاسب - حکیم عنایت اللہ صاحب
امین - میاں عمر الدین صاحب
سیکرٹری امور عامہ - چوہدری محمد دین صاحب
آڈیٹر - بابو محمد عبد اللہ صاحب
سیکرٹری تبلیغ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت " " "

سرلو ضلع کٹک

پریذیڈنٹ - مولوی سید رسول بخش صاحب
جنرل سیکرٹری - " عبد الباری صاحب

کھوٹہ

پریذیڈنٹ - چوہدری سعد الدین صاحب
سیکرٹری مال و وصایا } ایم عبد الرحیم صاحب کوٹوی فاضل
تعلیم و تربیت }
" تبلیغ و امور عامہ - محمد حسین صاحب -

امداد غرباء میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تحریک امداد غرباء بصورت غلہ ہے۔ احمدیہ جماعت کے ہر خاندان کے لئے ہدایت ہے کہ وہ اپنے گھر کے گندم کے سالانہ خرچ کا چالیسواں حصہ غرباء کیلئے دیں۔ اور شہری زمیندار اپنی کل پیداوار گندم کا پہلے حصہ دیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جن کو زیادہ توفیق و طاقت بخشی ہے۔ وہ اپنی توفیق سے زیادہ رقم امداد غرباء میں دے کر اللہ تعالیٰ کا فضل جذب کریں۔ جہاں یہ تحریک ہندوستان میں ہر جماعت میں اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد کو ارسال کی گئی تھی۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کو بھی بھیجی گئی تھی۔ امید ہے کہ امداد غرباء کی مد میں بیرون ہند کی ہندوستانی اور اس ملک کے باشندوں پر مشتمل جماعتیں اور افراد حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں گے۔ امریکہ کی جماعت پٹس برگ سے مکرم مرزا منور احمد صاحب مبلغ واقف زندگی لکھتے ہیں:

"سیدی وکیل المال تحریک جدید نے مجھے غلہ فنڈ کی تحریک اور حضور اقدس کا ارشاد ۱۶ جون کو بھجوایا تھا۔ جو مجھے یہاں ۲۴ جون کو ملا۔ خاکسار نے اول ۲۵ جون بروز جمعہ اس بات کی تحریک کی۔ اور پھر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک سپیشل میٹنگ کر کے "غلہ فنڈ" کی تحریک کی۔ احباب جماعت نے اس تحریک کو بخوشی قبول کیا۔ وعدوں کے ساتھ ہی اس وقت نقد ہی ادا کر دیا۔ آج ڈرافٹ کے ذریعہ ۱/۲ ۴۲ ڈالر کی رقم جو ۱۸/ روپیہ ہے حضور کی خدمت میں پیش ہے قبول فرما کر ان احباب اور پٹس برگ کی جماعت کے لئے دعا فرمائیں۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرماتے ہوئے دعا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پٹس برگ کی جماعت مرزا منور احمد صاحب کی تعلیم و تربیت

امریکہ کی پہلی آواز

کے ماتحت ایمان اور اخلاص میں ترقی کر رہی ہے۔ بارھویں سال میں تحریک جدید کا وعدہ ۸۸ ڈالر تھا۔ اور اب تیرھویں سال میں جماعت کا وعدہ ۳۴۹ ڈالر ہے۔ اللھم زد فزد۔ ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ غلہ فنڈ اور دفتر اول کے تیرھویں اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں ارسال فرمائیں۔ خواہ بصورت چیک۔ ڈرافٹ منی آرڈر۔ بیمہ۔ پوسٹل آرڈر ہو۔ مگر ساتھ ہی اسم وار تفصیل بھی ہو۔

وکیل المال تحریک جدید

مسجد اقصیٰ میں درس الحدیث

آج سے قرآن مجید کے درس کے علاوہ نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز فجر کے بعد بخاری شریف کا درس بھی مسجد اقصےٰ میں شروع کر دیا ہے۔ بخاری شریف کا درس پہلے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر ہوتا تھا۔ مذکورہ بالا انتظام نظارت نے رمضان کے لئے کیا ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی وفات پر

اظہار افسوس و ہمدردی

جناب سیٹھ کنہیا لال صاحب و پیارے لال صاحب صراف قادیان تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن کی وفات پر ہم سخت افسردہ ہیں۔ آپ ہمارے اور ہمارے خاندان کے محسن و مربی تھے۔ جو جو احسان آپ نے ہم پر کئے۔ ہمارے پاس الفاظ نہیں کہ ہم ان کا شکریہ ادا کر سکیں۔ ان احسانات کی یاد تا حیات ہمارے دل پر محو نہ ہوگی۔ ہم اپنے خاندان کی طرف سے حضرت امیر المومنین حضرت میر صاحب مرحوم کے خاندان اور جناب مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم کے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں:-

کنہیا لال پیارے لال صراف قادیان

ایک نہایت نفع مند کام

پرسیلین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آ گئی ہیں۔ اور مزید آ رہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروا لیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے۔ تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ مگر منافع اسے پورے ایکسو حصہ جات کا ہی ملیگا ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اسلئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ انہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہیں۔ جو پرسیلین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں:۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد

84

دواخانہ خدمتِ خلق کے

مقبولِ عام مجربات

(۱) "شفا کن": ۔ ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص (عا) دو روپیہ

(۲) "شفائی": ۔ پرانے اور باری کے بخاروں کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (للعہ) چار روپیہ

(۳) "اکسیر شباب": ۔ کھوئی ہوئی طاقت کی مجرب دوا ہے۔ قیمت تیس ۳۰ خوراک (سعہ) سات روپیہ

(۴) "حبوب جوانی": ۔ مولد جوہر حیات۔ قیمت پچاس گولیاں (ے) چھ روپیہ

(۵) "زدجام عشق": ۔ طاقت کی شہرہ آفاق دوا ہے۔ قیمت ساٹھ گولیاں (۱۲) بارہ روپیہ

(۶) "دوائی فضل الٰہی": ۔ اولاد نرینہ کی مجرب دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس (۱۶) سولہ روپیہ

(۷) "حب جُنند": ۔ اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (۱۸) اٹھارہ روپیہ

(۸) "ہمدرد نسواں": ۔ اٹھرا کا بے خطا علاج ہے۔ قیمت مکمل کورس (۲۰) بیس روپیہ فی تولہ دو روپے

(۹) "معجون فوفل": ۔ سیلان الرحم کی نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت ۵ تولہ (عا) دو روپیہ

(۱۰) "سُرمہ ممیرا خاص": ۔ جملہ امراض چشم کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ چھ ماشہ ۵/ تین ماشہ ۱۲/

(۱۱) "حب مروارید عنبری": ۔ اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (۱۰) دس روپیہ

(۱۲) "تریاق کبیر": ۔ گھر کا ڈاکٹر (یعنی فوری علاج) قیمت بڑی شیشی ۳/ درمیانی شیشی ۱۲/ چھوٹی شیشی ۱۲/

(۱۳) "قرص صندل": ۔ مصفی خون اور خون پیدا کرنے کے لئے بہترین ہے۔ قیمت یکصد قرص (عا) دو روپیہ

(۱۴) "قرص مرکب افسنتین": ۔ معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ

(۱۵) "اکسیر جنین": ۔ اٹھرا کا بے خطا علاج۔ قیمت فی تولہ (۶) چھ روپیہ

(۱۶) "اکسیر نزلہ": ۔ پرانے نزلہ کے لئے مجرب ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ

اس کے علاوہ ہمارے ہاں اطریفل زمانی۔ اطریفل کشنیز۔ جوارش جالینوس۔ معجون فلاسفہ۔ برشعثا۔ نمک سلیمانی حب قبض کشا وغیرہ مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

حکومت پنجاب کے ملازمین کے حقوق محفوظ رہیں گے

لاہور ۲۳ جولائی۔ پنجاب کی تقسیم کمیٹی کے اراکین نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے پنجاب گورنمنٹ کے تمام ملازمین کو یقین دلایا ہے کہ خواہ وہ کسی حکومت میں رہیں ان کے حقوق کے تحفظ کا پورا پورا انتظام کیا جائے گا۔ بیان میں میں کہا گیا ہے کہ ملک کی موجودہ فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے سرکاری ملازمین کے قلوب میں جو شبہات پائے جاتے ہیں وہ بے بنیاد ہیں۔ ہم دونوں حکومتوں کے نمائندوں کی حیثیت سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ملازمین کو اس قسم کے تمام شکوک دل سے نکال دینے چاہئیں۔ اس بیان پر مسٹر ممتاز دولتانہ۔ مسٹر زاہد حسین۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو۔ اور سردار سورن سنگھ نے دستخط کئے ہیں ٭

پنجاب گورنمنٹ کے ریکارڈ کی تقسیم

لاہور ۲۳ جولائی ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب تقسیم کمیٹی کا جس کے صدر گورنر پنجاب ہیں۔ اس وقت تک سولہ اجلاس ہو چکے ہیں۔ اور تقسیم کے متعلق متعدد مسائل پر غور کیا جا چکا ہے۔ اس وقت تک ان امور کے متعلق فیصلے کئے جا چکے ہیں (۱) ریسرچ ادارں کا استعمال (۲) ریکارڈ کی تقسیم۔ کمیٹی نے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ مناسب سٹاف کے علاوہ دونوں حکومتوں کے پاس روزمرہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مزدوری فنڈ بھی ہونا چاہئیے۔ چونکہ ۱۵ اگست سے قبل ملازمین کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ ایسے افسروں کی خدمات کو عارضیؔ مفقود کیا جائے جنہیں ان کی مرضی کے خلاف دوسرے صوبے میں رکھا جائے۔ جب تک ان کی مرضی کے مطابق دوسری حکومت میں پہنچنے کا انتظام نہیں ہو سکے گا حکومت ان کے تمام حقوق کی حفاظت کرنے کی ذمہ دار ہوگی ٭

ہندوستان کا قومی جھنڈا

نئی دہلی ۲۳ جولائی ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی نے آج اپنے جھنڈے کے متعلق آخری فیصلہ کر دیا۔ جھنڈا گہرا کیسری سبز اور سفید رنگ پر مشتمل ہوگا جیسا کہ اس وقت بھی کانگرسی کا ترنگا جھنڈا ہے۔ البتہ چرخے کی جگہ ایک چکر ہوگا۔ جو اشوک کی لاٹھ کے چکر کے مشابہ ہے۔ جھنڈے کے متعلق قرارداد کی منظوری دیتے ہوئے ہاؤس کے تمام ممبر نصف منٹ کے لئے کھڑے رہے تمام پارٹیوں نے قرارداد کی حمایت کی۔ چوہدری خلیق الزمان لیڈر مسلم لیگ پارٹی نے تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف سے جھنڈے کی وفاداری کا یقین دلایا اور پر زور تالیوں کے درمیان کہا کہ انڈیا کا ہر مسلمان اس جھنڈے کی عزت کرے گا اور اسے لہرانے میں فخر محسوس کرے گا۔ اس جھنڈے کی عظمت کو برقرار رکھنا اور اس کی عزت کرنا انڈین یونین کے ہر وفادار شہری کا فرض ہے۔

سر محمد سعد اللہ خان نے بھی جھنڈے کی وفاداری کا یقین دلایا ٭

بنگال حدبندی کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس!

کلکتہ ۲۳ جولائی صوبہ بنگال کی تقسیم کے سلسلے میں مسلم لیگ نے آج حدبندی کمیشن کے سامنے اپنا کیس پیش کر دیا۔ لیگ کی تجویز یہ ہے کہ دریائے ہگلی۔ دریائے بھاگرتی اور دریائے پدمہ مشرقی اور مغربی بنگال کے درمیان حد فاصل مقرر ہونے چاہئیں۔ اس طرح سے مشرقی بنگال کی کل آبادی چار کروڑ دس لاکھ ہوگی۔ اور کلکتہ بھی مشرقی بنگال میں ہوگا۔

مسلم لیگ نے دلائل پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ کلکتہ کی تعمیر زیادہ تر مشرقی بنگال کی کوشش سے ہوئی ہے۔ نیز یہ مشرقی بنگال کی واحد کار آمد بندرگاہ ہے اس لئے یہ مشرقی بنگال کے ساتھ رہنا چاہئیے۔

پاکستان میں طیارہ سازی کی صنعت

کراچی ۲۳ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان طیارہ سازی کی صنعت کو بہت ترقی دینا چاہتی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ بلوچستان کی پہاڑیوں میں المونیم دھات کا کافی ذخیرہ موجود ہے جو اس صنعت کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

طیارہ سازی کا کارخانہ بلوچستان میں قائم کیا جائے گا۔ اور اس مقصد کے لئے روسی ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں گی ٭

لاہور۔ امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع میں فوجی انتظام

لاہور ۲۳ جولائی معلوم ہوا ہے کہ لاہور امرتسر اور گورداسپور کے متنازعہ فیہ اضلاع میں ۱۵ اگست کو انتقال اختیارات کے موقع پر امن وامان برقرار رکھنے کے لئے زبردست حفاظتی اقدام کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں تینوں اضلاع میں فوج متعین کر دی جائے گی۔ جسے مکمل اختیارات حاصل ہوں گے ٭

مقدمے کا فیصلہ ہندی زبان میں

بلند شہر ۲۳ جولائی۔ یو۔پی میں کانگرس کی حکومت کے قیام کے بعد پہلی مرتبہ بلند شہر کے ایکسٹرا اسسٹنٹ جج نے ایک فوجداری مقدمے کا فیصلہ ہندی زبان میں کیا

ڈاکٹر شہریار دہلی پہنچ رہے ہیں

دہلی ۲۳ جولائی۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار کل دہلی پہنچ رہے ہیں۔ وہ آج انڈونیشیا سے سنگاپور پہنچ گئے۔ دہلی میں وہ حکومت ہند کے نمائندوں کو انڈونیشیا کی صحیح صورت حالات سے آگاہ کریں گے ٭

آل انڈیا ریڈیو پر مقدمہ چلانے کا ارادہ

نئی دہلی ۲۳ جولائی مسٹر اے جی پی رسی ایس نے آل انڈیا ریڈیو کے خلاف ریڈیو لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں مقدمہ چلانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے انہوں نے گورنر جنرل کے نام ایک خط میں لکھا کہ ریڈیو لائسنس میں یہ لکھا گیا تھا کہ جس زبان میں اب خبریں سنائی جاتی ہیں۔ اسی میں لائسنس کی میعاد تک خبریں سنائی جائیں گی۔ لیکن اب اس شرط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیسی زبان استعمال کی جا رہی ہے جسے میں اور میرا خاندان سمجھ نہیں سکتے جس کی وجہ سے ہمارا ریڈیو سیٹ بے کار ہو گیا ہے ٭

انڈونیشیا میں ڈچ فوجوں کی پیش قدمی!

بٹاویہ ۲۳ جولائی۔ ولندیزی فوجوں نے مشرقی جاوا کے تمام علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے دو طرفہ مہم شروع کر دی ہے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ولندیزی بحری فوجیں جاوا کے مشرقی ساحل پر دو مقامات پر اتر گئی ہیں۔ انہیں زیادہ مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اترنے سے پہلے انہوں نے ری پبلکن چوکیوں پر گولہ باری کی۔ ولندیزی فوجوں نے سوماٹرا کی طرف سے بھی پیش قدمی شروع کر رکھی ہے ٭

۱۵ اگست کے یوم آزادی کا بائیکاٹ کرنے کی تحریک

صدر ہندو مہاسبھا کی اپیل!

پونا ۲۳ جولائی۔ مسٹر بھوپتکر صدر آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے تمام ہندوؤں سے بالعموم۔ اور انڈین یونین میں رہنے والے ہندوؤں سے بالخصوص اپیل کی ہے کہ وہ ۱۵ اگست کے روز کانگرس کے یوم آزادی کا مقاطعہ کریں۔ آپ نے کہا ۱۵ اگست کا دن خوشی کا نہیں بلکہ غم کا دن ہوگا کیونکہ اس دن ملک عملی طور پر تقسیم ہو جائے گا۔ اور درجہ نو آبادیات کی آڑ میں ہندوستان پر برطانوی اقتدار قائم رہے گا ٭